67

فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

"اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا"

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۱۸ صفر ۱۳۹۱ھ ، ۱۶ شہادت ۱۳۵۰ہش ، ۱۶ اپریل ۱۹۷۱ء	نمبر ۸۶

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

"کل طبیعت بہتر رہی۔ کچھ ضعف کی تکلیف ابھی باقی ہے"

(مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی)

ربوہ ۱۴ شہادت۔ الحمد للہ آج حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ عمومی طور پر کچھ ضعف کی تکلیف ابھی باقی ہے احباب جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دُعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرتِ مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ سے اپنے تعلقات بڑھاؤ اور اس کو راضی کرو

اِس امر کا مطالعہ کرتے رہو کہ کیا قرآن شریف کے موافق تم نے اپنے اعمال کو بنا لیا ہے

"میں بار بار یہی کہتا ہوں کہ تمہارا اُسوہ حسنہ وہی ہو جو صحابہؓ کا تھا میرا کہنا تو صرف کہہ دینا ہے۔ توفیق کا عطا کرنا اللہ تعالیٰ کے فضل کی بات ہے۔ اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو کہ تمہارے اعمال اور افعال میں اخلاص ہو۔ ریاکاری اور بناوٹ نہ ہو۔ کیونکہ تم جانتے ہو اگر کوئی شخص سونے کی بجائے پیتل لے کر بازار میں جاوے تو وہ فوراً پکڑا جاویگا۔ اور آخر اسے جیل میں جا کر اپنی جعلسازی کی سزا بھگتنی پڑیگی۔ پس اسی طرح پر خدا تعالیٰ کے حضور دھوکا نہیں چل سکتا۔ انسان کو دھوکا لگ سکتا ہے مگر وہاں نہیں ہو سکتا۔ جو چاہتا ہے کہ وہ خدا کا اور خدا اسکا ہو جاوے اسے چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ننگا ہو جاوے۔

یہ مت سمجھو کہ میں تمہیں اس امر سے منع کرتا ہوں کہ تم تجارت نہ کرو یا زراعت اور نوکری یا دوسرے ذرائع معاش سے تمہیں روکتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے ؎ دل بایار دست باکار

تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت اور بیع و شریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا ہزاروں لاکھوں کی تجارت میں بھی وہ خدا تعالیٰ سے ایک لحظہ کے لئے جُدا نہیں ہوتے۔ اس لئے تمہارا فخر اور دستاویز ایسے اعمال ہونے چاہئیں جو حقیقی ایمان کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔

میں اس امر کا افسوس سے ذکر کرتا ہوں کہ بعض لوگ میں نے دیکھے ہیں جن کی زندگی کا بڑا مقصد یہی ہوتا ہے کہ انہیں خواب آجاتے ہیں یا آنے چاہئیں۔ وہ سارا زور اسی امر پر دیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ ابتلاء ہے جو لوگ اس وہم میں مبتلا ہیں وہ یاد رکھیں اس امر سے نجات وابستہ نہیں ہے۔ کبھی یہ سوال نہیں ہوگا تجھے کتنے خواب آئے تھے۔ میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جنہوں نے چوری میں سزا پائی اور جب سزا پاکر آئے اور اُن سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ چوری کرنے گئے تھے خواب میں معلوم ہوگیا تھا کہ ایسا ہوگا۔ بڑے بڑے بدکار جو کنجر کہلاتے ہیں انہیں بھی سچی خواب آسکتی ہے۔ یہاں ہمارے ایک چوہڑی تھی اس کو بھی خواب آجاتے تھے پس تم ابتلاءؔ میں مت پھنسو۔ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلقات بڑھاؤ اور اس کو راضی کرو۔ اپنے اعمال میں ایک خوبصورتی پیدا کرو۔ انسان کو چاہیئے کہ اس امر کا مطالعہ کرے کہ کیا قرآن شریف کے موافق میں نے اپنے اعمال کو بنا لیا ہے یا نہیں؟"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۵-۱۲۶)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ شہادت۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آجکل شدید سر درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

ولادتِ باسعادت

ربوہ۔ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کو بتاریخ ۱۴ شہادت ۱۳۵۰ہش مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۷۱ء بروز بدھ فرزند عطا فرمایا ہے جو بفضلہ تعالیٰ آپ کا تیسرا فرزند ہے نومولود سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا نواسہ ہے۔

ادارۂ الفضل ولادت کی اِس پرمسرت تقریب کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ، حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، حضرت بو زینب صاحبہ مدظلہا، حضرت مرزا عزیز احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا کرے۔

آمین

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ شہادت ۱۳۵۵ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی زندگی میں تبدیلی پیدا کرو

گذشتہ اداریہ میں ہم نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صورت میں انسانوں کو ایک ایسا لائحہ حیات عطا کیا ہے کہ اگر سب انسان اس پر عامل ہو جائیں تو دنیا سے تمام فسادات ختم ہو جائیں۔ یہ کوئی لاف زنی نہیں ہے۔ البتہ انسان کو ان ہدایات پر

عمل کرنے کیلئے

قربانی کرنی پڑتی ہے۔ ہر انسان کو ان ہدایات پر غور کرنا پڑتا ہے اور الٰہی احکام کو خواہ بظاہر وہ اس کی سمجھ میں نہ آئیں ان پر عمل کرنا پڑتا ہے۔

الغرض جب تک انسان اپنی زندگیوں میں تبدیلیاں نہ کرے اور اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق نہ بنائے اس وقت تک دنیا میں امن کا قیام نہیں ہو سکتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرت اشغالِ دنیا کے باعث کم فرصتی ہے ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ ملازمت پیشہ لوگوں سے اکثر فرائضِ خداوندی فوت ہو جاتے ہیں"۔ اس لئے مجبوری کی حالت میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں جمع کر کے پڑھ لینا جائز ہے میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر حکام سے نماز پڑھنے کی اجازت طلب کی جائے تو وہ اجازت دے دیا کرتے ہیں۔ نیز اعلیٰ حکام کی طرف سے ماتحت افسروں کو اس بارہ میں خاص ہدایات ملی ہوئی ہوتی ہیں ترکِ نماز کے لئے ایسے بے جا عذر بجز اپنے نفس کی کمزوری کے اور کوئی نہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ظلم و زیادتی نہ کرو۔ اپنے فرائض منصبی نہایت دیانتداری سے بجالاؤ گورنمنٹ پر ایک سیکنڈ کے لئے بھی بدظنی نہ کرو۔ . . . . اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو۔ اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے۔ اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے۔ تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دیگا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے"۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷)

حدیث النبیؐ

سچّا خواب

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ۔ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ۔

(بخاری کتاب التعبیر باب المبشرات صفحہ ۱۰۳۵)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت کا صرف مبشرات کا حصہ باقی رہ گیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا مبشرات کیا ہیں آپؐ نے فرمایا اچھا اور سچا خواب (یہی مبشرات کا حصہ ہے)

قرآں کا ہر نقطہ محبت کا نشاں ہے

فتنوں کی یہ دنیا ہے یہ طوفاں کا جہاں ہے
یہ نوح کی کشتی ہے یہاں امن و اماں ہے
قرآں کی تعلیم کا تو امن ہے مقصد
قرآں کا چرچا تو بتا آج کہاں ہے
کھولے جو کوئی آنکھ تو بتلائیں اسے ہم
قرآں کا ہر نقطہ محبت کا نشاں ہے
قبلہ بھی وہی کلمہ بھی وہی دیں بھی وہی ہے
قرآں کی تفسیر ہی۔ مہدی کا بیاں ہے
یہ بیج حقارت کے جو بیجے ہیں کسی نے
پھوٹے ہیں خبردار تیرا اس میں زیاں ہے
قرآں میں جو درسِ اخوت ہے کر و یاد
مسلم کی فتوحات کا گر اس میں نہاں ہے
اسلام کی بنا بھی ہے نبیا کا خدا بھی
دیکھو اس میں قدم تو جو طلبگار اماں ہے
انجام کوئی فلسفہ والوں کا تو دیکھے
حیراں ہے قلم ان کا پریشان زباں ہے

(میجر عبدالحمید ڈی کیو جاپان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

68

غانا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

شمالی ریجن میں وسیع پیمانے پر تبلیغی جہاد

○ چالیس مبلغین اسلام کے وفد کی روانگی

○ ہر گاؤں اور ہر قصبہ میں ایک ماہ تک مسلسل تبلیغ کا پروگرام

(مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر انچارج احمدیہ مسلم مشن غانا)

کچھ عرصہ سے شمالی ریجن میں مخالفین اسلام کی سرگرمیاں تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہیں غریب لوگوں میں خوراک اور دیگر عوامی بہبود مثلاً زراعت وغیرہ کے کاموں کے پردے میں لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کیا جاتا ہے

یہاں کے اخبارات بھی اس سازش کو تقویت دے رہے ہیں۔ چنانچہ ایک اخبار میں یہ عنوان دیا گیا کہ "TAMALE – NOT A MOSLEM TOWN" یعنی ٹمالے جسے پہلے مسلمانوں کا شہر سمجھا جاتا تھا۔ وہ ٹھیک نہیں۔ بلکہ اب یہ عیسائی شہر ہے۔

شمالی ریجن میں اس نازک صورت حال کے پیش نظر خاکسار نے اس علاقہ میں اسلام کے دفاع کے لئے ایک خاص پروگرام بنایا اور تمام جماعت میں تبلیغی جہاد کا اعلان کیا۔ اس پروگرام کے تحت تمام شمالی علاقہ کے ہر گاؤں میں اسلام کی تبلیغ کی جائے گی۔ اور مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے گا۔

وباللہ التوفیق۔

تبلیغی جہاد کیلئے روانگی

پروگرام کے مطابق اس میں تمام لوکل اور پاکستانی مبلغین کو بھی شامل کیا گیا۔ خاکسار سمیت اس پارٹی میں اب تک چالیس مبلغین شامل ہوتے ہیں تمام مبلغین کو خوراک کا سامان اور ذرائع سفر مہیا کئے گئے ہیں۔ یہ جہاد کم از کم ایک مہینہ جاری رہے گا۔ اور مختلف پارٹیوں کی شکل میں مبلغین کو اہم مقامات پر متعین کر دیا جائے گا۔ اور اُن کے کام کی حلقہ بندی کر دی گئی ہے یہ پارٹیاں پورا مہینہ اپنے حلقہ میں تبلیغ اسلام کریں گی۔ تمام لوکل مبلغین کو کماسی مشن میں جمع ہونے کا اعلان کیا گیا۔ چنانچہ یکم مارچ کو تمام مبلغین کماسی مشن میں اپنے ضروری سامان کے ساتھ پہنچ گئے۔ اس اجتماع سے کماسی میں ایک خاص روحانی فضا قائم ہو گئی۔ کماسی کی جماعت میں خاص جوش پیدا ہو گیا۔ لوگوں نے مجاہدین کی مدد کے لئے چندہ دیا اور جو احباب جماعت خود جہاد میں شامل نہ ہو سکتے تھے۔ انہوں نے اس میں شمولیت کے ثواب کے حصول کے لئے مالی قربانی کا شرف حاصل کیا۔

لٹریچر

تقاریر اور وعظ و نصیحت کے ساتھ ساتھ مناسب اور ضروری اسلامی لٹریچر بھی بکثرت تقسیم کرنے کا پروگرام ہے۔ چنانچہ مجاہدین کو اپنے اپنے علاقہ میں تقسیم کرنے کیلئے بھاری تعداد میں مناسب لٹریچر مہیا کر دیا۔ جسے انشاء اللہ ہر پڑھنے والے فرد کو پہنچایا جائے گا۔

کماسی میں تمام مبلغین کو مختلف حلقوں میں تقسیم کر کے ان کے امرا مقرر کر دئے گئے۔ اور ان کو پورے ایک مہینہ کے لئے خوراک کا مکمل سامان اور ان کے لئے لٹریچر کا حصہ بھی اُن کے حوالہ کر دیا گیا۔ نیز اُن کو طریق تبلیغ اور پروگرام سمجھا دیا گیا۔ مورخہ ۳-۳-۷۱ بروز بدھ کماسی سے نماز فجر کے بعد وا (WA) کی طرف روانگی کا اعلان کیا گیا۔ مبلغین کو (WA) وا تک پہنچانے کے لئے ہمارے کماسی کے سیکنڈری سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر عبداللہ ناصر صاحب نے سکول کی ایک بس پیش کی۔ اس بس کے علاوہ ایک عدد جیپ کا بھی انتظام کیا گیا کچھ مبلغین نے خاکسار کے ہمراہ کار میں سفر کیا۔

مورخہ تین مارچ کی نماز فجر تمام مبلغین نے کماسی مسجد میں ادا کی۔ نماز کے بعد خاکسار نے اس تبلیغی جہاد کے متعلق تمام مجاہدین کو ہدایت دیں۔ اور اس جہاد کی اہمیت کو ذہن نشین کرایا۔ اس کے بعد تمام مجاہدین کماسی مشن ہاؤس کے نیچے آکر جمع ہو گئے جہاں بس اور کار وغیرہ کھڑی تھیں۔ تمام سامان بس اور کار میں رکھنے کے بعد مبلغین ان میں سوار ہو گئے۔ خاکسار نے کماسی جماعت کے ممبران کی موجودگی میں اجتماعی دعا کرائی۔ اس میں اشانٹی ریجن کے چیئرمین بھی شامل تھے

دعا کے بعد قافلہ (WA) وا کی طرف نعروں کی گونج میں روانہ ہو گیا۔ راستے میں شمالی ریجن کے پہلے بڑے شہر BOLE میں حالات کا جائزہ لینے اور نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے لئے قافلہ رکا۔ اس شہر میں بھی کافی تعداد میں مسلمان موجود ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ یہاں کے مسلمان مخالفین کی چالوں سے بے خبر ہیں۔

BOLE شہر میں وہاں کی بڑی مسجد میں تمام قافلہ سمیت خاکسار نے نماز ظہر و عصر ادا کی پھر وہاں کے امام مسجد کے گھر پر جا کر اس سے ملاقات کی اور معزز مسلمانوں سے بھی ملے اور ان سے وہاں پر تبلیغی کیمپ لگانے کے متعلق گفتگو کی۔ سب لوگ بہت خوش ہوئے۔ اور انہوں نے ہر طرح تعاون کرنے کا وعدہ کیا۔ وہاں کے ایک معزز مسلمان دوست نے اپنا ایک ہونہار چھوٹا بچہ ہمارے حوالے کرنے کا وعدہ کیا۔ تاکہ اس کو مشن کی نگرانی میں صحیح اسلامی تعلیم و تربیت دلوائی جائے۔ چنانچہ واپسی پر اس بچے کو ہم اپنے ساتھ سالٹ پانڈ لے جاویں گے۔ شمالی ریجن سے چار پانچ ہونہار بچے مشرک اقوام میں سے منتخب کر کے مشن کے ذریعہ اُن کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے گا۔ تاکہ بعد میں یہ بچے اس علاقہ میں اسلام کی اشاعت کا باعث بن سکیں۔

اس کے بعد مغرب کے وقت ہم ایک دوسرے اہم مقام SAWLA پر پہنچے یہاں بھی مسلمانوں کے امام اور معزز مسلمانوں سے ملاقات کر کے اپنے تبلیغی پروگرام کو اُن کے سامنے پیش کیا۔ سب لوگوں نے اس بات کو بہت سراہا اور ہر ممکن مدد و تعاون کا وعدہ کیا۔ یہاں پر ہمارے قافلہ کا دوسرا کیمپ قائم کیا جائے گا۔

چونکہ راستے میں ہم ٹھہرتے ہوئے آئے تھے۔ اس لئے (WA) وا میں ہم رات کو دیر سے پہنچے۔ احباب جماعت ہمارے منتظر تھے۔ مسجد احمدیہ وا بجلی کے قمقموں سے جگمگا رہی تھی۔

وا (WA) کی احمدیہ سالانہ کانفرنس کا افتتاح

اگلے روز مورخہ ۴ مارچ کی صبح کو وا میں وہاں کی جماعتوں کی سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جو تین دن جاری رہی۔ تمام مبلغین کو اس کانفرنس میں شمولیت اور تقاریر کرنے کا موقع مل گیا۔

صبح خاکسار نے احمدیہ مسجد وا میں کانفرنس کا افتتاح کیا اور اپنی تقریر میں اُن کو اپنی تبلیغی مساعی کو تیز سے تیز تر کرنے کی تلقین کی۔

ہمارے ساتھ جو چالیس کے قریب مبلغین اور واعظین مقامی قافلہ میں شامل تھے ان میں سے اکثریت ایسی تھی۔ جن کو پہلے کبھی وا آنے اور یہاں کی جماعت سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ حتیٰ کہ ہمارے کماسی سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر عبداللہ ناصر بوٹنگ بھی پہلی مرتبہ ہمارے ساتھ آئے تھے۔ اس لئے یہ سفر تمام مبلغین کے لئے بے حد مفید ثابت ہوا۔ سب نے کانفرنس کے اجلاسوں میں شرکت کی۔ وا کی یہ سالانہ کانفرنس نہایت کامیاب رہی قریباً ڈیڑھ ہزار نمائندگان جماعت نے شمولیت کی۔ کانفرنس کے دوسرے دن مالی قربانی کی تحریک کی گئی۔ جو نہایت کامیاب رہی اور دو دنوں میں "تقریباً" چار ہزار سیڈیز جمع ہوئے۔

مجاہدین کی گروپ بندی

دوسرے دن (WA) وا کے عہدیداران جماعت کے مشورہ سے تمام مجاہدین کو چھ گروہوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور شمالی ریجن میں چھ اہم مقامات کو کیمپ کے لئے منتخب کیا گیا۔ تین گروپ ۱۔ وا ۲۔ ٹومو اور ۳۔ بولے میں ہوں گے۔ جو اپنے ارد گرد کے دیہات میں تبلیغ کریں گے۔ ان میں سے (WA) وا کیمپ میں خاکسار اور مولوی نصیر احمد خان صاحب مبلغ کماسی ہوں گے۔ اس کے علاوہ تین گروپ ٹمالے کی طرف تین اہم مقامات ۱۔ سالاگا ۲۔ ڈامانگو اور ۳۔ والے والے میں سے ہوں گے۔ ان گروپوں میں دیگر مجاہدین کے ساتھ مکرم مولوی ناصر احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب مقرر کئے گئے۔ مکرم مولوی عبدالشکور صاحب اس قافلہ میں اس لئے شامل نہیں ہو سکے۔ کہ ان کا اکرا میں رہنا ضروری تھا۔ تاکہ مشن کے دیگر ضروری امور کی نگرانی کر سکیں۔

جس شام کو خاکسار کماسی سے قافلہ لیکر وا پہنچا۔ اس سے اگلے دن صبح کے وقت بذریعہ تار یہ افسوسناک خبر ملی کہ خاکسار کی والدہ محترمہ کا پاکستان میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سب دوست افسوس کیلئے آتے۔ اگر خدا تعالیٰ کا خاص فضل شامل حال نہ ہوتا تو شاید میرے لئے یہ صدمہ اس وقت میں برداشت کرنا مشکل ہو جاتا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص تصرف تھا کہ دعاؤں کی برکت سے یہ صدمہ سہنا میرے لئے ممکن ہو گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کا ذکر خیر

(از محترمہ بیگم صاحبہ محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم)

۳

جب مسجد نور راولپنڈی کی تکمیل ہو چکی تھی ان دنوں میاں صاحب کو آنکھوں کے اپریشن کے لئے انگلینڈ آنا پڑا۔ وہاں انہیں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا خط ملا جس میں انہوں نے لکھا کہ مسجد کو دیکھ کر دل بہت خوش ہوا ہے۔ آپ اس مسجد کی تعمیر کے لئے دل میں بہت تڑپ رکھتے تھے انگلستان میں ابھی ہسپتال میں ہی تھے کہ ہماری بڑی لڑکی طاہرہ زکیہ کا انتقال ہو گیا۔ اس صدمہ کے پیش نظر اور اس ڈر سے کہ پاکستان جانے سے کہیں اپریشن شدہ آنکھیں رو رو کر ضائع نہ کر لیں میرے لڑکوں نے انہیں کینیڈا آنے کے لئے لکھا۔ چنانچہ میاں صاحب نے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحبؓ کو مشورہ کے لئے خط ارسال کیا اور لکھا کہ میں خود تو واپس پاکستان آنا چاہتا ہوں لیکن میرے لڑکے کینیڈا آنے پر زور دے رہے ہیں۔ خط کے جواب میں دیر ہو گئی اور ادھر آپ ہسپتال سے فارغ کر دیئے گئے۔ اس لئے آپ کینیڈا چلے آئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا خط لندن سے ہوتا ہوا کینیڈا میں ملا۔ جس میں آپ نے لکھا تھا کہ آپ کو پاکستان واپس آنا چاہیئے۔ کیونکہ جماعت کو آپ کی ضرورت ہے۔ لیکن اب پاکستان واپس آنا حالات کی وجہ سے مشکل تھا۔ پھر حضرت میاں صاحبؓ نے لکھا کہ اب کینیڈا میں جماعت قائم کریں اور ان کی تنظیم اور تعلیم و تربیت کریں۔ چنانچہ آپ نے مانٹریال میں جماعت قائم کی جو اب تک کام کر رہی ہے۔ پھر دو سال بعد ہم لوگ ٹورنٹو چلے آئے اور میاں صاحب نے بڑی تندہی سے احمدیوں کی تلاش شروع کی۔ جب چار احمدیوں کے متعلق پتہ چلا تو آپ نے انہیں باقاعدہ طور پر فون کرنا شروع کیا اور ان سے تعلق اور رابطہ پیدا کیا۔ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات سناتے اور انہیں اس لڑی کا احساس دلاتے رہتے کہ جس میں انہیں احمدیت میں پرو دیا ہے۔ آہستہ آہستہ لوگ آتے گئے۔ اور یہ چند آدمیوں کا گروہ باقاعدہ منظم جماعت کی شکل اختیار کرتا گیا۔ پھر باقاعدہ ماہانہ اجلاس شروع ہو گئے اور نمازیں ادا ہونے لگ گئیں۔ پھر بعد میں جماعت رجسٹر کر دی گئی۔ جماعت اب بھی باقاعدہ سے کام کر رہی ہے۔

میاں صاحب ذیابیطس کے پرانے مریض تھے۔ انہیں ۱۹۳۶ء میں انسولین کے ٹیکے لگنے شروع ہوئے۔ ۱۹۶۸ء میں مثانہ کی بندش کی تکلیف ہو گئی جس کا آپریشن کروانا پڑا۔ لیکن اپریشن کے بعد بخار چڑھنا شروع ہو گیا۔ کئی ماہ بعد جب بخار اترا تو ENCEPHALITIS کا حملہ ہو گیا۔ جس میں تقریباً چھ ماہ تک مبتلا رہے اس بیماری کے دنوں میں بھی سلسلہ کی خدمت پیش نظر رہی اور وہ مضامین بھی لکھے۔ جن میں سے ایک مضمون وفات سے تقریباً سترہ دن قبل اخبار الفضل میں بعنوان ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ شائع ہوا۔ ۲۷ جنوری ۱۹۶۹ء کو اچانک یہ اسلام اور احمدیت کا غیور جانباز سپاہی جس نے دین کو ہمیشہ دنیا پر مقدم رکھا۔ جس نے اپنا مال جان اور عزت سلسلہ کے لئے ہمیشہ پیش کئے ۶۸ سال تک خدمات بجالانے کے بعد مولائے حقیقی کے حضور جا حاضر ہوا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

تابوت ربوہ پہنچا دیا گیا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد ؎

وہ جو تیرا عاشق زار تھا تہ خاک اس کو دبا دیا

وفات سے چند روز قبل آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ بڑی عجلت میں گاڑی پر سوار ہو گئے ہیں اور پھر محسوس ہوا کہ گاڑی کے اندر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع خدام تشریف فرما ہیں اور آپ اس انتظار میں کھڑے ہیں کہ حضور کب اندر بلاتے ہیں۔

اب یہی ایک بات میری غمگین زندگی کے لئے تسلی کا باعث ہے کہ انہوں نے اپنی اولاد اور خانگی زندگی سے بڑی خوشی پائی وہ اپنے گھر کی چھوٹی سی دنیا کو جنت کی زندگی سمجھتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ انہیں ابد تک اپنی رضا کی جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے وفات سے قبل مجھے کہا کرتے کہ ہم دونوں پاکستان جائیں گے اور راستہ میں اگر ہو سکا تو حج بھی کریں گے اور قادیان میں بھی حاضر ہوں گے۔ اور پھر اچانک یہ سب وعدے بھول کر اکیلے ہی لمبے سفر کے لئے چل دیئے لیکن پھر سوچتی ہوں کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی قربت میں چلے گئے اور تنہا تو میں رہ گئی ہوں۔ اس لئے تمام بہنوں اور بھائیوں سے میری درخواست ہے کہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے دل کو صبر اور تسلی دے۔ جس بزرگ کے ساتھ ۴۲ سال محبت کے گزارے ہوں اس سے بچھڑ جانے کے بعد ایک عورت کی زندگی کیسی رہ جاتی ہے۔ اس کا اندازہ صرف وہی بہنیں لگا سکتی ہیں کہ جنہیں یہ صدمہ پہنچا ہو۔

اے اللہ میرے میاں کی تربت پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرما کہ وہ میرے بچوں کا بہت ہی شفیق باپ تھا اور مجھ سے بہت ہی محبت کرنے والا خاوند تھا۔ اور ان کے پانچ بیٹوں۔ ایک بیٹی چار پوتوں اور ایک پوتی اور دو نواسوں کو ان کے نقش قدم پر چلا کر احمدیت کا سچا خادم بنا۔ آمین۔

بیگم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم
5510. S.W, DOVER LOOP
PORTLAND OREGON.
U.S.A.

درخواست دعا

میرے لڑکے مرزا محمود احمد شمس انجنیئر کا نکاح عزیزہ روبینہ وحیدہ بنت محترم میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ٹیلیفون ڈائریکٹر لائلپور سے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۲۹/۱۲ کو مسجد مبارک میں پڑھایا۔ رخصتانہ ۳/۱ کو ہوا۔ نیز میرے دوسرے لڑکے مرزا بشیر احمد قمر کا نکاح شمیم اختر بنت صوبیدار میجر عزیز احمد صاحب کھوکھر (ای ایم ای) لاہور سے ۳۰/۱۲ کو پڑھا۔ رخصتانہ ۴/۱ کو ہوا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو فریقین کے لئے برکت و راحت کا موجب بنائے۔ اور احمدیت کے لئے مفید بنائے۔ آمین۔

(مرزا احمد حنیف ٹھیکیدار احمد نگر)

اعلان گمشدہ

میں نے ایک یتیم بچہ میاں صاحب عطاء الرحمن نام پالا تھا۔ جو کہ گھر سے رقم چرا کر بھاگ گیا ہے جس صاحب کو ملے مجھے لاہور لکھ دیں۔

ماسٹر محمد ابراہیم
نگران ایجنسی الفضل لاہور۔ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور

جائداد کے موصیوں کے لئے ضروری اعلان

جن بھائیوں اور بہنوں نے وصیت کی ہوئی ہے اور ان کی جائداد موجود ہے ان کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ ایسا انتظام فرمائیں کہ ان کا حصہ وصیت جلد ادا ہو سکے کیونکہ از روئے قواعد موصی کی بہشتی مقبرہ میں تدفین سے پہلے اس کا مکمل حصہ وصیت (حصہ آمد و جائداد) ادا ہونا ضروری ہے۔ ۱۹۶۹ء کی مجلس مشاورت میں جو کمیٹی اس سلسلہ میں مقرر ہوئی تھی اس کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حصہ جائداد کے موصیوں کے لئے حسب ذیل سہولت منظور فرمائی ہے جو صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۳۳ / ۲۷-۵-۶۹ میں درج ہو چکی ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس فیصلہ کی رو سے جائداد کے موصی کو اختیار ہے کہ اپنی موجودہ جائداد کی قیمت بذریعہ ناظم صاحب جائداد لگوا کر اسے سہ ماہوار قسطوں میں یعنی آٹھ سالی چار ماہ میں ادا کرے۔ قیمت جائداد جو اس وقت باقاعدہ طور پر مقرر ہو جائے گی۔ بعد ازاں اقساط ادائیگی کی معینت میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔ مکمل ادائیگی ہو جانے پر موصی کو اس بارہ میں مجلس کارپرداز کی طرف سے تحریری تصدیق دی جائے گی کہ اس کا مقررہ حصہ جائداد ادا ہو چکا ہے۔

اس رعایت سے فائدہ یہ ہے کہ موصی کا حصہ وصیت بسہولت ادا ہو سکے گا۔ اور اگر خدانخواستہ موصی اپنی زندگی میں پوری اقساط ادا نہ کر سکے تو اس کے ورثاء کو معلوم ہوگا کہ کتنی رقم واجب الادا ہے اور ان کے لئے ادائیگی میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

اس ریزولیوشن میں یہ بات بھی درج ہے کہ اگر زیر وصیت جائداد کو کوئی غیر معمولی نقصان پہنچ جائے تو مجلس کارپرداز ادائیگی اقساط کے بارے میں صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہمدردانہ غور کے لئے سفارش کر سکے گی۔ از روئے ریزولیوشن موصی کے لئے اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنی اقساط کا باقاعدہ ادا کرنا ضروری ہے۔

تمام موصیان کو چاہیئے کہ وہ اس رعایت سے پورا فائدہ اٹھائیں۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

69

یادِ حق آمد غذا ایں روح را

از مکرم غلام رسول صاحب اعوان ۔ پنشنر ۔ ڈیرہ غازیخان

خدا تعالیٰ کے ذکر میں بہت برکات ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو دل یادِ الٰہی سے غافل ہے وہ مثل مردہ کے ہے۔ چراغ کو تیل سے روشنی ملتی ہے اور دل یادِ الٰہی سے منور ہوتا ہے قرآن کریم میں ہے کہ دل ایک چراغ کی مانند ہے جو سینہ کے طاقچہ میں رکھا ہے۔ اس کا تیل محبت الٰہی ہے۔ جب خدا کی یاد دل میں موجزن ہوتی ہے تو بندہ کا تعلق اپنے مولا سے جڑ جاتا ہے۔ تو اس رشتہ سے دل میں روشنی پیدا ہونے لگتی ہے۔ محبت کا تیل تعلق کے ذریعہ سے نور بن کر ظاہر ہونے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نور السمٰوٰت والارض ہے۔ جب نور سے رشتہ جڑتا ہے تو نور ہی ملتا ہے۔ اور جب دل نور الٰہی سے فیضیاب ہو جاتا ہے۔ تو رحمت اس کا طواف کرنے لگتی ہے اور ساتھ ہی اُس خاک کے پتلے کا طواف بھی کرتی ہے جس کے اندر دل رکھا ہوتا ہے اور جب دل نور الٰہی سے روشن ہو جاتا ہے تو جمال یار سے پردے اٹھنا شروع ہو جاتے ہیں اور بندہ وصال الٰہی سے مشرف ہو جاتا ہے۔ محبت ہی نہ ہو۔ اور نہ محبوب کی یاد کبھی آوے۔ تو شعلہ بن کر فروزاں کون ہوگا۔ اور زندگی کی راہوں میں نور کون پھیلائے گا۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔ کہ جو اس جہاں میں اندھا ہے۔ وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا یعنی جو بندہ اس دنیا میں اپنے رب کے نور سے حصہ نہیں لے سکا۔ وہ آخرت میں بھی، اپنے مالک کے دیدار سے بے نصیب ہوگا پس دل کو یادِ خدا سے زندگی ملتی ہے اور قلب اس کے ذکر سے ہی اطمینان پاتا ہے سے

یادِ حق آمد غذا ایں روح را
مرہم آمد ایں دل مجروح را

اور یہ حقیقت ہے۔ کہ اطمینان قلب کے لئے ذکر اللہ کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں لوگ دوسری چیزوں میں سکون قلب ڈھونڈتے ہیں۔ دیکھو دنیا میں اس وقت کتنی کرب اور بے چینی ہے۔ امن اور اطمینان اُٹھ گیا ہے۔ بنی نوع انسان ہراساں ہیں۔ کہ کہاں تسلی پائیں۔ لیکن سکون ان سے روک دیا گیا ہے۔ بظاہر دنیا کی کونسی شے ہے جو انسان کو حاصل نہیں۔ ہر ایک چیز انسان کا تصرف ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ دنیا جنت کا نمونہ ہوتی لیکن یہی دنیا دوزخ کا نمونہ بن رہی ہے۔ امن اور اطمینان اٹھ گیا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کو بھول گیا ہے۔ دنیا کی ہر ایک چیز کی معرفت اسے حاصل ہے۔ لیکن ایک معرفت اسے حاصل نہیں۔ تو صرف اپنے پیدا کرنے والے کی۔ چونکہ وہ خدا کو بھول چکا ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے بھی اسے بھلا دیا ہے۔ نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم ۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کشمکش حیات میں بے یار و مددگار چھوڑ دیا گیا ہے اُسے اپنے رب کی نصرت حاصل نہیں وہ فسق و فجور اور لہو و لعب میں گرفتار ہو کر خدا سے دور چلا گیا ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ گناہ ایک حجاب ہے۔ دوری ہے۔ بندہ کا خدا سے بچھڑ جانے کا نام ہے۔ پس جو دل خدا کی یاد سے غافل ہے۔ وہ کب اطمینان پا سکتا ہے۔ روح ایک غیر فانی چیز ہے۔ فانی لذات سے مطمئن نہیں ہو سکتی وہ تو اللہ تعالیٰ کی یاد اور اُس کی معرفت سے اطمینان پکڑے گی روح کو اللہ تعالیٰ نے اپنے امر سے بنایا ہے۔ اور وہی اس کی حقیقت کو جانتا ہے۔ کہ یہ کیسے خوش رہ سکتی ہے۔ ازل سے اُس نے اپنے رب کی محبت کا اقرار کیا تھا۔ پس وہ اپنے پیدا کرنے والے سے طبعی طور پر محبت کرتی ہے۔ چونکہ اس پر جدائی گراں ہے۔ اسلئے اسی کی تلاش میں لگی رہتی ہے

اس امر کو ایک اور طریق سے بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ وہ یوں۔ کہ قطب نما کی سوئی ہمیشہ اپنے مرکز یعنی شمال کی طرف رہتی ہے۔ اگر اس کا رُخ کسی اور طرف کر دیا جائے تو تڑپتی ہے اور اضطراب دکھاتی ہے۔ اسی طرح انسانی روح بھی اپنے رب کے ساتھ سکون پکڑتی ہے اور اگر اس کا رُخ کسی اور طرف کر دیا جائے تو یہ بھی مضطرب رہتی ہے اور اپنے قالب کو پریشان کرتی رہتی ہے۔ پس روح کو اللہ تعالیٰ کے اتصال سے اطمینان ملتا ہے۔ جو لوگ شکوہ کرتے ہیں۔ کہ انہیں اطمینان قلب حاصل نہیں انہوں نے در اصل بعض مخفی یا علانیہ معصیتوں کی وجہ سے اپنے رب سے رشتہ کاٹ دیا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی روح مضطرب اور بے قرار رہتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب بندہ اپنے مولیٰ کو یاد کرتا ہے تو اس میں ایک روح ناطق بھر دی جاتی ہے جو بندہ کی پکار کا جواب دیتی ہے یہ بات اجیب دعوۃ الداع سے ثابت ہے حدیث شریف میں ہے کہ بندہ کی ایک مرتبہ کی پکار کا دس مرتبہ جواب ملتا ہے۔ چونکہ درمیان میں پردہ ہے اس لئے ہم اس کا جواب نہیں سن سکتے اور یہ پردہ اس وقت اٹھتا ہے۔ جب بندہ عشق و محبت میں ترقی کرتے کرتے عین الیقین اور حق الیقین کے مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے مرتب وہ اپنی پکار کا جواب سنتا ہے۔ مثنوی میں مولانا رومی نے ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک شخص رات کو اللہ اللہ کر رہا تھا۔ شیطان نے دیکھا۔ تو اسے کہا ارے بیوقوف چپ کر کب تک یہ بکواس کرتا رہیگا تو جو اللہ اللہ کی رٹ لگاتا ہے کبھی ادھر سے جواب بھی پایا ہے۔ جب وہاں کوئی شنوائی نہیں ہوتی تو اس مردانی صورت ہے کب تک اللہ اللہ کرتا رہیگا۔ وہ شخص شیطان کی بات سنکر سخت دل شکستہ ہوا اس نے سر جھکایا تو نیند آ گئی۔ دیکھتا ہے کہ حضرت خضر تشریف رکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں۔ ارے تو نے ذکر کیوں چھوڑ دیا۔ کیا اس ذکر سے پشیمان ہوگیا۔ اس نے جواب دیا۔ ہاں مجھے اس کا جواب نہیں ملتا۔ اسلئے فکرمند ہوں۔ کہ کہیں بارگاہ کا دروازہ مجھ پر بند تو نہیں ہوگیا۔ حضرت خضر نے فرمایا۔ مجھے خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ تجھے کہہ دوں۔ کہ اے فریب خوردہ انسان تو جو اللہ اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ وہ ہماری صدائے لبیک ہی تو ہے۔ اور وہ عجز اور سوز جو تیرے دل میں پیدا ہوتا ہے وہ ہمارا فرستادہ ہی تو ہے۔ کیا میں نے تجھے اس کام پر نہیں لگایا۔ کیا میں نے تجھے اس ذکر میں مشغول نہیں رکھا تیرا خوف خدا۔ اور عشق الٰہی ہماری عنایت کی کمند ہے اور توجہ بار بار یارب یارب کہتا ہے۔ تو ہر یارب میں ان گنت لبیک کی آوازیں چھپی ہوتی ہیں چونکہ درمیان میں پردہ ہے اسلئے تو بے خبر ہے۔

پس یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے یاد کرنے والے کے پاس ہوتا ہے اور جب تک وہ یاد الٰہی میں مصروف رہتا ہے۔ وہ اس کی رحمت اور مغفرت سے حصہ پاتا رہتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو بندہ اپنے رب سے محبت کا رابطہ پیدا کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے اعضاء بن جاتا ہے۔ جن سے وہ دیکھتا ہے۔ سنتا ہے۔ یا کام کرتا ہے۔ صوفیائے کرام ذکر اللہ کی محفلیں سجاتے تھے اور اپنے عقیدتمندوں کو اس کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ اور سچ ہے کہ یاد حق روح کی غذا ہے دل اسی سے زندہ رہتا تھا اور جو دل خدا کی یاد سے غافل ہے۔ وہ مردہ ہے۔ اور جیسے دل مرگیا۔ تو باقی کیا رہا۔

حضرت مصلح موعود کی یہ نصیحت کہ

عادت ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو یاد صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

ہمیں نہیں بھولنا چاہیئے۔ ذکر کی عادت ڈالنا اللہ تعالیٰ کی محبت کو کھینچتا ہے اور جب وہ ذات بندہ سے محبت کرنے لگے۔ تو وہ نفس اسکی رضا کی جنت میں داخل ہو گیا۔ فائز المرام ہو گیا۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے برادر نسبتی محمد احمد چغتائی ابن حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ گردہ کی تکلیف کی وجہ سے سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ اُن کا ایک ہی گردہ ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت سے گزارش ہے کہ درد دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(عبد القیوم پراچہ دار الیمن ربوہ)

۲۔ میری نانی اماں کافی دنوں سے بیمار ہیں ان پر فالج کا حملہ ہونے کے سبب دماغ پر کافی اثر پڑا ہے حواس قائم نہیں نطق میں کافی کم فہمی واقع ہو گئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(ناصرہ پروین دار الیمن ربوہ)

وقفِ جدید میں شامل ہو کر ثواب حاصل کرنیکا وقت آج ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج جب کہ ملت اسلامیہ پر ہر طرف سے ایک قسم کی یلغار جاری ہے جس کا اس دور میں مسلمانوں پر واضح ہے کہ ایسی یلغار کے سامنے نئی نسل کو ویسی ہی گرمجوشی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے جیسا کہ قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں نے کیا۔ اور اس گرمجوشی۔ اسی اتحاد اور اسی ایثار کو اگر کوئی تحریک تقویت دے سکتی ہے تو وہ وقف جدید ہے۔

وقف جدید کا پروگرام یہ ہے کہ قصبہ قصبہ معلمین کا تقرر ہو جو قرآن کریم پڑھائیں اور بچوں کو سکھیں اور قابل تعریف مومن بننے میں مدد دیں۔

آئیے ہم اس پروگرام میں حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کو قریب تر لے آویں

(ناظم مال وقف جدید)

خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی

مجلس شوریٰ نے خدام الاحمدیہ سال ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ

ا۔ خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی کے لئے قرآن کریم ناظرہ کو معیار قرار دیا جائے۔

ب۔ شہری مجالس پر اس معیار کا اطلاق فوراً ہو۔

ج۔ دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق تین سال بعد ہو۔

د۔ تین سال بعد شہری مجالس کے عہدیداران کے تقرر کے لئے کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہو۔

دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء سے ہوگا۔ نیز اس سال سے شہری مجالس کے عہدیداران کے لئے ترجمہ قرآن کریم جاننا ضروری ہوگا۔

چونکہ قائدین مجالس کے انتخاب برائے سال ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء اسی سال ہو رہے ہیں۔ اس لئے جملہ قائدین مجالس ابھی سے ان قواعد کے مطابق تیاری شروع کر دیں تا انتخاب کے وقت سہولت ہو۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اُمنگ اور جذبہ کے ساتھ خدمت بجالانے کے ایام

اس سے زیادہ ہمارے لئے اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے کہ ہمارے سب سے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے احیاء اور سربلندی کے ایام ہمیں نصیب ہوئے ہیں۔ این سعادت بزور بازو نیست۔ لہٰذا شکر گزاری کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارا خدمت کرنے کا انداز ایک جنون کا سا رنگ اختیار کرے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

"کام کرنیوالی جماعت تو جس جگہ موجود ہو وہاں اس کا وجود خود بخود نمایاں ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ کسی کو بتائے یا نہ بتائے ہر شخص کو محسوس ہونے لگ جاتا ہے کہ یہاں کوئی زندہ اور کام کرنے والی جماعت موجود ہے"

لہٰذا میرے نزدیک انصار اللہ کے لئے موجودہ مالی سال کو گزشتہ سب سالوں کے مقابلہ میں نمایاں حیثیت دینا ہرگز کوئی غیر معمولی قدم نہیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

خدا کے بندے کون ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مالی قربانی کرنے والوں کے متعلق فرمایا ہے:۔

"یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اپنی جان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اسی کی راہ میں خرچ کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو"

حضور اقدس کے ان ارشادات کے پیش نظر تحریک جدید کے ہر مجاہد کو چاہیئے کہ وہ اپنی پیشکش کا جائزہ لے اگر پیش کردہ قربانی مالی حیثیت سے کم ہو تو اسے اوّلین موقع پر بڑھا کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں شعبہ فزکس کے لئے ایک لیکچرار اسسٹنٹ کی ضرورت ہے امیدوار کا کم از کم ایف اے پاس ہونا ضروری ہے تنخواہ کا گریڈ ۱۰۵-۶-۱۳۵-۷-۲۴۰ ہے۔ ضرورت مند امیدوار اپنی درخواستیں اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ کی سفارش سے جلد بھجوائیں (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

انصار سے تجاویز

قیادت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام ماہ اگست میں ہفتہ اصلاح و ارشاد منانے کا پروگرام ہے۔ اس کو کامیاب بنانے کے لئے انصار بھائیوں سے اور زعماء انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تجاویز ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء تک قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کو بھجوا دیں۔

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

تاریخ امتحان	۱۱ احسان / جون بروز جمعہ برائے ربوہ۔ ۱۳ احسان بروز اتوار برائے بیرون جات
نصاب	(۱) نشان آسمانی (۲) تین معیار صداقت انبیاء۔ (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین الہامی دعائیں (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچ مشہور صحابہ کے نام
نوٹ	کتاب نشان آسمانی چھوٹی سی کتاب ہے جو الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے پچاس پیسے میں مل سکتی ہے۔ (قائد تعلیم)

دفتر مینیجر الفضل ربوہ سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور پتہ صاف اور خوشخط لکھیں (مینیجر)

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ رواں میں اپنا نصف بجٹ ضرور وصول کر کے مرکز کو ارسال فرماویں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ)

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ:
(۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی ایک وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۴۰۵

میں ناصر احمد مسعود ولد محمد دین صاحب شہید قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی ضلع میرپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد ناصر احمد مسعود ساکن کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر
گواہ شد: عبداللطیف ولد محمد الدین کوٹلی ضلع میرپور
گواہ شد: علم الدین نائب امیر کوٹلی ضلع میرپور

مسل نمبر ۲۰۴۰۶

میں نواب دین ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم جٹ کلو پیشہ زراعت عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن دھاردوالی نمبر ۳۳ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
زرعی اراضی تین ایکڑ مالیتی = ۱۹۷۲/۵۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: نواب دین ساکن دھاردوالی چک ۳۳ بابستہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: بشیر احمد محلہ دارالصدر شرقی ربوہ
گواہ شد: محمد علی صوبیدار ریٹائرڈ (پسر موصی)

مسل نمبر ۲۰۴۰۷

میں محمد دین ولد احمد دین صاحب قوم پسروال پیشہ عطاری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن شادیوال اچھڑ کی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
ایک مکان خام مالیتی = ۴۰۰ روپیہ
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد دین شادیوال اچھڑ کی ضلع گجرات۔

گواہ شد: چوہدری فتح محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ۔ شادیوال۔ ضلع گجرات
گواہ شد: علی احمد گوندل امیر جماعت احمدیہ شادیوال۔ ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۲۰۴۰۸

میں محمد حسین ولد سید احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ × عمر ۶۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
۶ ایکڑ ۱۶ کنال نہری زمین واقع موضع داسول ضلع گجرات۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: محمد حسین محلہ دارالعلوم ربوہ

گواہ شد: عبداللطیف خان صدر محلہ دارالعلوم ربوہ
گواہ شد: محمد حنیف سیکرٹری مال محلہ دارالعلوم۔

مسل نمبر ۲۰۴۰۹

میں حاکم بی بی زوجہ فضل قادر صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن رحمت آباد ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
(۱) حق مہر وصول شدہ ۳۲ روپے
(۲) تین ایکڑ زمین واقع چک نمبر ۸۸ ہزاراد مالیتی ۱۸۰۰/- روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: حاکم بی بی ساکنہ رحمت آباد لطیف نگر فارم P.O محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر۔
گواہ شد: محمد صادق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لطیف نگر فارم
گواہ شد: فضل قادر خاوند موصیہ لطیف نگر فارم۔

مسل نمبر ۲۰۴۱۰

میں ریشم بی بی بیوہ میاں احمد دین صاحب قوم ڈھلو پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۸/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ زیور طلائی ایک تولہ مالیتی ۱۵۰ روپے
۲۔ ایک عدد مشترکہ مکان میں سے میرا حصہ ۱/۸ ۳۰۰/- روپے
۳۔ گھریلو سامان ۲۰۰/- روپے
۴۔ حق مہر وصول شدہ بصورت زیورات ۵۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: ریشم بی بی ساکنہ تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد: حنیف احمد (پسر موصیہ) " "
گواہ شد: مبارک احمد ظفر ساکنہ تلونڈی راہوالی " "

مسل نمبر ۲۰۴۱۱

میں رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد شریف صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت دسمبر ۱۹۵۵ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:
۱۔ زیورات طلائی وزنی ۱۳ تولے مالیتی ۲۲۷۵ روپے
۲۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲
۳۔ گھڑی ایک عدد ۸۵
۴۔ مشین سلائی ۳۲۵
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: رشیدہ بیگم فیکٹری ایریا ربوہ
گواہ شد: رانا سعید احمد غازی معلم وقف جدید ربوہ
گواہ شد: محمد شریف بھٹی خاوند موصیہ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

قابل فروخت

ایک کوٹھی واقعہ محلہ دارالصدر غربی ربوہ جو نصرت گرلز ہائی سکول کے بالکل قریب ہے قابل فروخت ہے نیز زرعی اراضی ربوہ کے قریب ۲۰۰ ایکڑ بھی قابل فروخت ہے زمین پر ٹیوب ویل نصب ہیں خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔

چوہدری عبداللطیف اوورسیر
فیکٹری ایریا۔ ربوہ

ترسیل زر اور اعلانات کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگرچہ لغو قسموں پر اللہ تعالیٰ مؤاخذہ نہیں کریگا تاہم ان سے اجتناب ضروری ہے

اگر جان بوجھ کر کوئی شخص ایسی قسم کھائے تو اُسے یقیناً گناہ ہوگا اور وہ قابل مواخذہ ٹھہرے گا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ (آیت ۲۲۰) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تم سے کوئی مواخذہ نہیں کرے گا۔ اس جگہ لغو قسموں سے تین قسم کی قسمیں مراد ہیں۔ اول عادت کے طور پر قسمیں کھانا یعنی ہر وقت واللہ باللہ۔ ثم تاللہ کہتے رہنا۔ دوم ایسی قسم جس کا کھانے والا یقین رکھتا ہو کہ وہ درست ہے لیکن اس کا یقین غلط ہو مثلاً کسی شخص کے متعلق قسم کھانا کہ وہ وہاں ہے حالانکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے آنے کے بعد وہاں سے چلا گیا ہو۔ سوم ایسی قسم جو شدید غصہ کے وقت کھائی جائے جب ہوش و حواس ٹھکانے نہ ہوں یا حرام شے کے استعمال یا فرض و واجب عمل کے ترک کے متعلق کسی وقتی جوش کے ماتحت قسمیں کھا لینا یہ سب قسمیں لغو ہیں اور ان کے توڑنے پر کوئی کفارہ نہیں۔ چونکہ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قسموں سے روکا تھا اس لئے اب بتایا کہ مؤاخذہ صرف ایسی قسموں پر ہو گا جن کو لغو قرار نہ دیا جا سکے مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ چونکہ مؤاخذہ نہیں ہو گا اس لئے اب کسی احتیاط کی بھی ضرورت نہیں بے شک رات دن لغو قسمیں کھاتے رہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے متعلق یہ بھی بیان فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المؤمنون آیت ۴) مومن لغو باتوں سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔ پس لغو قسمیں کھانے والا یقیناً مخطی یا گنہگار ہے اور اُسے اپنے گناہ پر توبہ اور ندامت کا اظہار کرنا چاہیئے ہاں ان کے توڑنے پر کسی کفارہ کی ضرورت نہیں۔ اسی مفہوم کو ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے لَا يُؤَاخِذُكُمُ کے الفاظ بیان فرمائے ہیں۔ یعنی اگر وقتی جوش کے ماتحت ایسی قسم کھائی جائے تو گناہ نہ ہو گا ہاں اگر جان بوجھ کر کوئی شخص ایسی قسم کھائے تو اُسے یقیناً گناہ ہو گا۔

بعض لوگوں نے لَا يُؤَاخِذُ کے معنے لَا بَاْسَ بِهٖ یا لَا حَرَجَ فِیْ ذَالِکَ کے کئے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ یہاں پر ایک تو مؤاخذہ کی نفی کی ہے اور دوسرے لغو قسموں سے پرہیز کی تاکید ہے۔

وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ میں گزشتہ تینوں قسموں کی نفی کر دی گئی ہے کیونکہ قسم عادتاً ہو یا غصہ اور بے احتیاطی سے ہو ان میں سے کوئی قسم بھی عمداً نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض وقت تو انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا اور وہ قسم کھا جاتا ہے۔ پس کسب قلب سے مراد یہی ہے کہ عمداً قسم کھائی جائے۔ ایک واقعہ کے متعلق وہ سمجھتا ہو کہ یوں ہے مگر پھر اس کے خلاف قسم کھا جائے۔ ایسی قسم کا کفارہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ مائدہ میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ (مائدہ آیت ۹۰) یعنی قسم توڑنے کا کفارہ دس مساکین کو متوسط درجہ کا کھانا کھلانا ہے ایسا کھانا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو۔ یا ان کے لئے لباس مہیا کرنا ہے یا ایک غلام کو آزاد کرنا ہے لیکن جسے اس بات کی توفیق نہ ہو اس پر تین دن کے روزے واجب ہیں۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھانے کے بعد انہیں توڑ دو۔" (تفسیر کبیر سورۃ البقرہ ص ۵۰۸-۵۰۶)

مومن بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے

اس کا دل اس یقین سے لبریز ہوتا ہے کہ اصل رازق خدا ہے

رازق خدا کی ذات ہے۔ اس لئے ایک مومن خدا تعالیٰ پر توکل کر کے بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے کیونکہ اس کا دل اس یقین سے لبریز ہوتا ہے کہ

"اصل رازق خدا ہے وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے رزق برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔"

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء)

حضور علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل میں خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بقایا ازراہ کرم فوری طور پر ادا فرما دیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ آپ کی ضرورتوں کا خود کفیل ہو جائے گا!

(ناظر بیت المال آمد)

تقریب رخصتانہ

مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما سابق مبلغ مشرقی افریقہ کی بیٹی عزیزہ ریحانہ کوثر شرما کی تقریب رخصتانہ بروز جمعرات مورخہ ۸ اپریل بوقت ۵ بجے شام شرما صاحب کے مکان واقعہ دارالعلوم غربی میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں ناظر اور وکلاء صاحبان سلسلہ کے بعض بزرگ و دیگر احباب و خواتین شریک ہوئے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کی خواتین مبارکہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نیز بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔

تلاوت قرآن پاک اور الوداعی نظم کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

عزیزہ ریحانہ ۱۲ اپریل کو لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز عازم سیرالیون ہوئی ہیں جہاں ان کے خاوند مکرم بشارت احمد نذیر صاحب ابن محترم نذیر احمد صاحب علی مرحوم ایک گورنمنٹ سکول میں ٹیچر ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو بابرکت کرے اور سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین